اُردو

بال بھارتی

تیسری جماعت

محکمۂ تعلیمات سے منظور شدہ تحت نمبر:
پر۔ش۔س۔/۲۰۱۴-۱۵/۲۲۹۷/منظوری/ڈی-۵۰۵/۱۰۶۲/۱۰/فروری ۲۰۱۴ء

اُردو
بال بھارتی
تیسری جماعت

2HH9ZR

اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے ذریعے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری ذرائع دستیاب ہوں گے۔

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

پہلا ایڈیشن : 2014
چھٹا ایڈیشن : 2019

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴
نئے نصاب کے مطابق مجلسِ ادارت اور مجلسِ مشاورت نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

مجلسِ ادارت :

- ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (صدر)
- سلیم شہزاد (رکن)
- محمد حسن فاروقی (رکن)
- سرفراز آرزو (رکن)
- بیگم ریحانہ احمد (رکن)
- ڈاکٹر محمد الیاس فاضل (رکن)
- خان نوید الحق انعام الحق (رکن سکریٹری)

مجلسِ مشاورت :

- احمد اقبال
- مشتاق رضا
- ڈاکٹر قمر شریف
- فاروق سیّد

Co-ordinator : Khan Navedul Haque Inamul Haque
Special Officer for Urdu, Balbharati

Production : Shri Sachitanand Aphale, Chief Production Officer
Shri Sachin Mehta, Production Officer
Shri Nitin Wani, Assistant Production Officer

D.T.P. & Layout : Yusra Graphics,
Shop No. 5, Anamay Building, 305, Somwar Peth, Pune - 411 011

Artist : Shri Rajendra Girdhari

Cover : Shri Suhas Jagtap

Paper : 70 GSM Creamwove

Print Order : N/PB/2019-20/1,000

Printer : M/S. S GRAPHIX (INDIA) PVT. LTD., THANE

Publisher : Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi, Mumbai - 400 025

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک **مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ** بنائیں
اوراس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :

انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛

مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،

اوران سب میں

اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اوراپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَن گَن مَن - اَدِھ نایک جَیہ ہے
بھارَت - بھاگیہ وِدھاتا۔

پَنجاب، سِندھ، گُجرات، مَراٹھا
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَل دِھ تَرَنگ،

تَو شُبھ نامے جاگے، تَو شُبھ آ شِس ماگے،
گاہے تَو جَیہ گاتھا،

جَن گَن منگل دَایک جَیہ ہے،
بھارَت - بھاگیہ وِدھاتا۔

جَیہ ہے، جَیہ ہے، جَیہ ہے،
جَیہ جَیہ جَیہ، جَیہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گونا گوں ورثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

''بچوں کے لیے لازمی ومفت تعلیم کے حق کا قانون ۲۰۰۹ء'' اور ''درسیات کا قومی خاکہ ۲۰۰۵ء'' کو مدِ نظر رکھ کر ریاست مہاراشٹر میں ''پرائمری تعلیم کا نصاب ۲۰۱۲ء'' تیار کیا گیا۔ ادارہ بال بھارتی نے تعلیمی سال ۱۴-۲۰۱۳ء سے حکومت مہاراشٹر کے منظور کردہ اس نصاب پر مبنی پہلی سے آٹھویں جماعت کی اُردو زباندانی کی درسی کتابوں کا نیا سلسلہ بتدریج شائع کرنا شروع کردیا ہے۔ اس سلسلے کی تیسری جماعت کی درسی کتاب آپ کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے ہمیں بڑی مسرت ہورہی ہے۔

تیسری جماعت ابتدائی تعلیم کا تیسرا مرحلہ ہے۔ بچے غیر رسمی طور پر اپنے گھر اور اطراف کے ماحول میں سُنی ہوئی باتیں سمجھ لیتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کرسکتے ہیں۔ اسکول میں داخلہ لینے کے بعد بچوں کے زبان سیکھنے کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہوتا ہے۔ اس جماعت کے بچے زبان سیکھنے کے پہلے مرحلے سے گزر کر تیسری جماعت میں داخل ہوچکے ہیں۔

ابتدائی جماعتوں کے بچے کم سن ہوتے ہیں۔ ان میں دیکھنے، سننے اور بولنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور اکتساب میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے اس درسی کتاب کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مسرت بخش بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے متنِ کتاب میں ایسی مترنم نظموں اور گیتوں کو شامل کیا گیا ہے جنھیں بچے آسانی سے اجتماعی اور انفرادی طور پر گنگنا اور گا سکیں۔ ساتھ ہی ایسی تصویریں متن کے ساتھ شامل ہیں جن سے بچے لطف اندوز ہوسکیں۔ اس کتاب کا مواد انتہائی دلچسپ اور طلبہ کی روزمرہ زندگی سے مربوط ہے اس لیے یقیناً یہ اسباق طلبہ میں مطالعے کا ذوق وشوق پیدا کریں گے۔

ہر سبق کے آخر میں مشقیں بھی دی گئی ہیں جن میں زباندانی کی افہام وتفہیم کے تنوع کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ان مشقوں میں مواد پر مبنی نیز دیگر تفہیمی سوالات کے ساتھ ساتھ طلبہ کی زباندانی کی مہارتوں کی نشو ونما کے نقطۂ نظر سے خود آموزی کی مختلف سرگرمیاں بھی شامل کی گئی ہیں۔ مشق کی غیر معمولی اہمیت کے پیشِ نظر اس کتاب کے ساتھ ساتھ مشقی بیاض بھی شائع کی جارہی ہے جس میں مزید مشقیں شامل کی گئی ہیں۔ توقع ہے کہ مشقی سوالات حل کرانے میں اساتذہ اور سرپرست بھی دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے۔

زیرِ نظر درسی کتاب میں ماحولیات سے متعلق اسباق بھی شامل ہیں۔ درس وتدریس کے دوران اساتذہ اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ جماعت میں جو کچھ سکھایا جائے، وہ اسکول سے باہر کی دنیا اور روزمرہ زندگی کے معاملات سے لازمی طور پر مربوط ہو۔

کتاب کو حتی الامکان معیاری اور بے عیب بنانے کے لیے اس کا مسودہ مہاراشٹر کے مختلف علاقوں کے منتخب اساتذہ، ماہرینِ تعلیم اور ماہرینِ زبان کی خدمت میں تبصرہ کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ اُن کے پیش کردہ مشوروں اور تجاویز کی روشنی میں مسودے میں ضروری ترمیم کرکے اسے قطعی شکل دی گئی ہے۔

اس موقع پر ادارہ اُردو لسانی کمیٹی کے ان لائق ماہرین کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو نہ صرف اس کتاب کی ترتیب وتدوین سے متعلق سرگرمیوں میں خلوص وتندہی سے مصروف رہے بلکہ اس کتاب کی تیاری کے ہر پہلو سے دلی طور پر وابستہ رہے۔ اِدارہ خصوصی طور پر بشیر احمد انصاری اور سلام بن رزّاق صاحبان کا شکرگزار ہے جن کے گراں قدر تعاون کے بغیر اس کتاب کا مسودہ تکمیل نہ پاتا۔ اسی طرح ان تمام ماہرینِ تعلیم، اساتذہ، مصوّر، مجلسِ ادارت اور مجلسِ عاملہ کا بھی تہ دل سے شکرگزار ہے جن کے تعاون سے یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔ توقع ہے کہ طلبہ، اساتذہ اور سرپرست اس کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔

(چندرمنی بورکر)
ڈائرکٹر
مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و
ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴

پونہ۔
تاریخ: 20-2-2014

آموزشی ماحصل-تیسری جماعت

تجویز کردہ طریقۂ تعلیم	آموزشی ماحصل
طالب علم کو انفرادی طور پر/ جوڑی میں/گروہ میں مواقع فراہم کرنا اور انھیں درج ذیل امور کی ترغیب دینا - • کہانی، واقعہ، نظم وغیرہ سننے کا موقع فراہم کرنا اور ردّ عمل کا موقع دینا۔ • اپنی زبان میں بولنے، بحث کرنے کی مکمل آزادی اور موقع دینا۔ • سنی ہوئی کہانی، نظم، قصہ وغیرہ کو اپنے طریقے میں اور اپنی زبان میں سنانا/سوالات پوچھنا اور اسی طرح اس میں اپنے خیالات کا اضافہ کرنا۔ • آس پاس وقوع پذیر واقعات اور حالات کے بارے میں بچوں کے ذریعے بولی جانے والی زبان میں سنانا۔ از سر نو کہانی/نظم سنانے کا موقع دینا تاکہ ان کی اپنی زبان کو جماعت میں وقعت حاصل ہو اور بچوں کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہو اور ان کے اظہارِ خیال کی ترقی کا موقع بھی ملے۔ • گوشۂ مطالعہ/ لائبریری میں بچوں کی سطح کے لحاظ سے مختلف زبانوں میں (بچوں کی خود کی زبان/ دیگر زبانوں میں) تفریحی مواد جیسے بچوں کا ادب، بچوں کے پوسٹر، بورڈ، سمعی و بصری وسائل دستیاب کرنا۔ • مختلف قسم کی کہانیوں، نظموں وغیرہ کو تصویروں کی مدد سے سمجھنا اور سمجھانا۔ • مختلف مقاصد کو ذہن میں رکھ کر درس کے مختلف مراحل کو جماعت میں مناسب مقام دینا۔ جیسے کسی کہانی سے معلومات تلاش کرنا، کسی واقعے یا کردار سے متعلق اپنی منطق یا رائے پیش کرنا وغیرہ۔ • سنی ہوئی، دیکھی ہوئی کہانی کو اپنے طریقے سے لکھنا۔ • اپنی زبان سیکھنے کے لیے نئے الفاظ اور جملے استعمال کرنا۔ • حوالہ اور مقاصد کے لحاظ سے مفید الفاظ اور جملوں کا مطالعہ کرکے ان کو پیش کرنا۔ • اپنا خاندان، اسکول، ماحول، کھیل کا میدان، گاؤں کے چوک اس طرح کے موضوعات پر یا خود کے منتخب کردہ عنوانات پر خود کے خیالات لکھ کر ایک دوسرے کو سنانا۔ • ایک دوسرے کی لکھی کہانی سننے، پڑھنے اور اس پر اپنی رائے کا اظہار کرنا اور اس میں اپنے خیالات کا اضافہ کرکے مختلف طریقوں سے لکھنا۔	**طالب علم** 03.04.01 سنی ہوئی کہانی، واقعہ، نظم غور سے سنتا ہے اور اپنا ردّ عمل ظاہر کرتا ہے۔ 03.04.02 کہانی، نظم وغیرہ کو مناسب اُتار چڑھاؤ، روانی، ترنم اور مناسب لب و لہجے میں سناتا ہے۔ 03.04.03 سنی ہوئی کہانی، نظم، کردار، عنوان وغیرہ کے بارے میں بات چیت کرتا ہے، سوالات کرتا ہے، اپنا ردّ عمل ظاہر کرتا ہے، اپنی رائے دیتا ہے اور اپنی رائے کو اپنے اندازِ بیان میں ظاہر کرتا ہے۔ 03.04.04 اپنے آس پاس وقوع پذیر ہونے والے واقعے اور مختلف حالات میں خود کے مشاہدے بیان کرتا ہے، اس پر مباحثہ کرتا ہے اور سوالات پوچھتا ہے۔ 03.04.05 کہانی، نظم یا دیگر ادبی اصناف کو سمجھتے ہوئے ان میں ذاتی معلومات کا اضافہ کرتا ہے۔ 03.04.06 مختلف اصنافِ تحریر (مثلاً اخبار، ادبِ اطفال، اشتہار وغیرہ) سمجھتے ہوئے پڑھنے کے بعد اس پر مبنی سوالات پوچھتا ہے، اپنی رائے دیتا ہے، استاد اور دوستوں کے ساتھ مباحثہ کرتا ہے اور پوچھے ہوئے سوالوں کے جواب تحریری، زبانی صورت اور اشاراتی زبان میں دیتا ہے۔ 03.04.07 مختلف اصنافِ ادب میں آئے ہوئے نئے الفاظ کے معنی سمجھتا ہے اور ان کے مطلب کا تعین کرتا ہے۔ 03.04.08 مختلف قسم کی کہانیوں، نظموں وغیرہ اصناف کی خصوصیات پہچان کر ان کا مناسب استعمال کرتا ہے۔ (مثلاً لفظوں کی تشکیلِ نو، اسم، اسمِ عام، علاماتِ اوقاف وغیرہ) 03.04.09 کہانیاں سمجھتے ہوئے پڑھتا ہے اور ان پر مبنی سوالات پوچھتا ہے، رائے کا اظہار کرتا ہے، لکھتا ہے، استاد اور دوستوں کے ساتھ مباحثہ کرتا ہے۔ 03.04.10 خود کی خواہش سے یا معلم/معلّمہ کی طے کردہ سرگرمیوں میں نئے الفاظ/جملے کے صحیح اِملا سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے مناسب طریقے سے لکھتا ہے۔ 03.04.11 مختلف مقاصد کے تحت لکھتے وقت حوالے اور مقصد کا خیال رکھتے ہوئے اپنی تحریر میں الفاظ کا انتخاب، جملوں کی بندش اور تحریر کی نوعیت کے مطابق لکھتا ہے جیسے دوست کو خط لکھنا، دیواری اخبار کی تدوین کرنا وغیرہ۔ 03.04.12 مختلف مقاصد کے تحت موضوعات کو مدنظر رکھ کر لکھتے وقت اپنی تحریر میں علاماتِ اوقاف (جیسے وقفہ، ختمہ، سوالیہ نشان) کا مناسب استعمال کرتا ہے۔ 03.04.13 مختلف اصنافِ تحریر (اخبارات، ادبِ اطفال، اشتہار) سمجھتے ہوئے پڑھنا، اس پر اپنی رائے کا اظہار کرنا اور پوچھے ہوئے سوالوں کے جواب تحریری وغیرہ میں دیتا ہے۔

فہرست

*	زبانی اور عملی کام کے لیے مواد			
✣	موٹر سائیکل	(نظم)	وفاؔ فرخ آبادی	۱
✣	کتنا اچّھا پھل ہے آم	(نظم)	ماخوذ	۲
✣	ننھّی چیونٹی		ماخوذ	۳
✣	اتّحاد میں برکت ہے		نیّر ندیم	۴
۱۔	دعا	(نظم)	ماخوذ	۶
۲۔	حضرت حلیمہؓ		ڈاکٹر سیّد یحیٰی نشیط	۸
۳۔	میٹھے بول میں جادو ہے		ماخوذ	۱۱
۴۔	سونے والو! جاگو	(نظم)	حفیظؔ جالندھری	۱۴
۵۔	نَو کا چکّر		شیخ قاسم رضا	۱۶
۶۔	آ ؤ دسترخوان بچھائیں	(نظم)	مائلؔ خیر آبادی	۱۹
۷۔	چاند بی بی		ماخوذ	۲۱
۸۔	سنترا		ماخوذ	۲۴
۹۔	باغ کی سَیر	(نظم)	شفیع الدین نیّرؔ	۲۷
۱۰۔	لومڑی اور کچھوا		سلیم شہزاد	۲۹
۱۱۔	ٹیلی فون سے موبائل تک		بشیر احمد انصاری	۳۳
۱۲۔	اِفطاری		نور العین علی	۳۷
۱۳۔	مَیں اچّھا بنوں گا	(نظم)	تلوک چند محرومؔ	۴۱

*	زبانی اور عملی کام کے لیے مواد			
✣	نٹ کھٹ بچّی	(نظم)	جگن ناتھ آزاد	۴۳
✣	چوہا اور بِلّی	(نظم)	شمسؔ دیوبندی	۴۴
✣	فقیر کی ایمانداری		محمد حسن فاروقی	۴۵
✣	دھوبی کی چالاکی		احمد جمال پاشا	۴۶
۱۴۔	بہادُر جوزف		مشتاق رضا	۴۸
۱۵۔	سیوا گرام		محمد احمد فردوسی	۵۱
۱۶۔	اُردو زباں ہماری	(نظم)	حافظ باقویؔ	۵۴
۱۷۔	کوئی کام چھوٹا نہیں		ماخوذ	۵۶
۱۸۔	دھیرے دھیرے	(نظم)	عطاء الرّحمٰن طارقؔ	۵۹
۱۹۔	سونے کا درخت		احمد اقبال	۶۱
۲۰۔	کاغذ کی ناؤ	(نظم)	اخترؔ شیرانی	۶۴
۲۱۔	اپنی مدد آپ		ڈاکٹر جمیل جالبی	۶۶
۲۲۔	ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر		سلام بن رزّاق	۶۹
۲۳۔	رَس کی کھیر	(نظم)	خلیلؔ محمودی	۷۲
۲۴۔	دِل نہ دُکھے		ماخوذ	۷۴
۲۵۔	وطن کا گیت	(نظم)	ماخوذ	۷۸

موٹر سائیکل

ہدایت: صفحہ ۱ سے ۵ تک دیا گیا مواد زبانی تدریس کے لیے ہے۔ یہاں دی ہوئی نظموں کو استاد زبانی یاد کر کے پہلے سیدھی سادی لَے میں پڑھے اور طلبہ صرف سنیں۔ دوسری مرتبہ استاد لَے کے بغیر سنائے۔ تیسری مرتبہ استاد ایک ایک مصرعہ پڑھے اور طلبہ دُہرائیں۔ چوتھی مرتبہ استاد اور طلبہ مل کر پڑھیں۔

پھٹ پھٹ پھٹ پھٹ کرنے والی
میلوں کا دَم بھرنے والی

آن بڑی ہے ، شان بڑی ہے
دو پہیّوں میں جان بڑی ہے

جنگل بستی شور مچاتی
سڑکوں پر ہے دوڑ لگاتی

دانہ چارا کچھ نہیں کھاتی
پھر بھی کوسوں دوڑ کے جاتی

تھک جانے کا نام نہیں ہے
بیٹھے رہنا کام نہیں ہے

سر پٹ دوڑ کے جانے والی
جھٹ پٹ کام بنانے والی

(وفا فرخ آبادی)

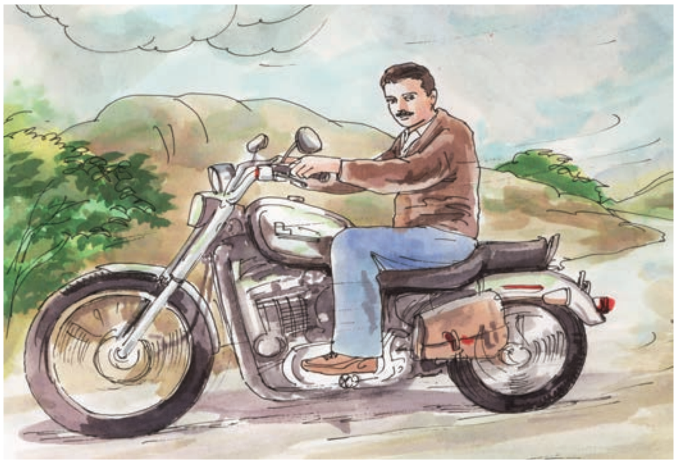

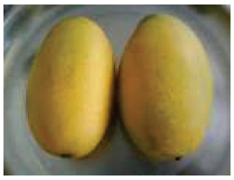

کتنا اچّھا پھل ہے آم

ملتا ہے یہ سستے دام
کتنا اچّھا پھل ہے آم

گوُدے دار ، رسیلا بھی
کھٹّا بھی ہے میٹھا بھی
کتنا اچّھا پھل ہے آم

چٹنی ، شربت اور اچار
اس کا مُربّہ ذائقے دار
کتنا اچّھا پھل ہے آم

آم دسہری ہے مشہوُر
لنگڑا بھی رس سے بھرپوُر
کتنا اچّھا پھل ہے آم

ملتا ہے یہ سستے دام
کتنا اچّھا پھل ہے آم

(ماخوذ)

ننھّی چیونٹی

ہدایت : استاد آواز کے مناسب اُتار چڑھاؤ، چہرے کے تاثرات اور مناسب حرکات وسکنات کے ساتھ طلبہ کو کہانی سنائے۔ اس کے بعد طلبہ سے کہانی سنانے کے لیے کہے۔ چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر جانچ لے کہ طلبہ نے سمجھ کر سنا ہے۔

کسی جگہ بہت سی چیونٹیاں رہتی تھیں۔ وہ روزانہ خوراک جمع کرنے کے لیے اپنے گھروں سے نکلتی تھیں۔ ان میں ایک ننھّی چیونٹی بھی تھی جو ہر روز اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ خوراک جمع کرنے جاتی تھی۔ ایک دِن اُس نے اپنی ماں سے کہا، ”امّی! آپ بوڑھی ہوگئی ہیں۔ بیمار بھی رہتی ہیں۔ اب آپ آرام کیجیے۔ کل سے خوراک جمع کرنے کے لیے مَیں اکیلی جاؤں گی۔“ ماں نے کہا، ”بیٹی! تم نے ٹھیک کہا لیکن خیال رکھنا برسات کے دن قریب ہیں۔ بارش شروع ہونے سے پہلے ہمیں زیادہ سے زیادہ خوراک جمع کر لینی چاہیے۔ بارش میں باہر نکلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔“

دُوسرے دِن ننھّی چیونٹی دُوسری چیونٹیوں کے ساتھ خوراک جمع کرنے نکلی۔ وہ بڑی چیونٹیوں کی طرح بڑے دانے نہیں اُٹھا سکتی تھی۔ چھوٹے چھوٹے دانے لاتی تھی۔ وہ اس دن زیادہ خوراک جمع نہ کر سکی۔

ننھّی چیونٹی اُداس ہوگئی۔ وہ اپنی خالہ کے گھر پہنچی اور انھیں اپنی پریشانی بتاتے ہوئے کہا، ”خالہ جان! بڑی چیونٹیاں تو بڑے بڑے دانے اُٹھا لیتی ہیں۔ وہ زیادہ خوراک جمع کر لیتی ہیں لیکن میں بڑے دانے نہیں اُٹھا سکتی۔ زیادہ خوراک جمع نہ ہوئی تو برسات میں ہمیں بڑی پریشانی ہوگی۔“

خالہ نے اُسے تسلّی دی، ”بیٹی! دِل چھوٹا نہ کرو۔ کل سے ہم ایک ساتھ دانہ جمع کرنے نکلیں گے۔ تم میرے گھر میں چھوٹے چھوٹے دانے جمع کرنا، میں بڑے بڑے دانے تمھارے گھر پہنچاؤں گی۔“ ننھّی چیونٹی خالہ کی بات سُن کر خوش خوش گھر لوٹی۔ اب وہ روزانہ پابندی سے چھوٹے دانے اپنی خالہ کے گھر پہنچانے لگی۔ خالہ بڑے دانے ننھّی چیونٹی کے گھر پہنچا دیتی۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ بارش کا موسم آ پہنچا۔

ایک دن ننھّی چیونٹی اپنے گھر میں خالہ کے لائے ہوئے دانوں کو دیکھ کر بہت خوش تھی۔ اُس نے اپنی ماں سے کہا، ”امّی! ہمیں خالہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ انھوں نے ہمارے لیے کتنی خوراک جمع کر دی ہے۔“ ماں نے کہا، ”تم نے بالکل صحیح کہا۔ چلو چل کر تمھاری خالہ کا شکریہ ادا کریں۔“

ننھّی چیونٹی اپنی ماں کے ساتھ خالہ کے گھر پہنچی۔ اس نے خالہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا، ”خالہ جان! آپ کی وجہ سے

ہمارے گھر میں بہت خوراک جمع ہوگئی ہے۔ اب بارش کا موسم آرام سے گزر جائے گا۔" خالہ نے اس کی بات سُن کر مسکراتے ہوئے کہا، "شکریہ تو مجھے تمھارا ادا کرنا چاہیے۔ ذرا غور سے دیکھو، تم نے جو چھوٹے چھوٹے دانے جمع کیے ہیں، وہ کتنے زیادہ ہیں۔ میرے جمع کیے ہوئے دانوں سے بھی بہت زیادہ۔" ننّھی چیونٹی اپنے جمع کیے ہوئے دانوں کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔ وہ سیکڑوں کی تعداد میں تھے۔ خالہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا، "حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ دراصل تم نے بڑی چیونٹیوں سے کم محنت نہیں کی۔ یہ سب تمھاری محنت اور باقاعدگی سے کام کرنے کا نتیجہ ہے۔" (ماخوذ)

اتّحاد میں برکت ہے

کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔ وہ بڑا ہی نیک اور شریف تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ خوب ہٹّے کٹّے اور صحت مند مگر کسی میں باپ کی کوئی خوبی نہ تھی۔ چاروں کے چاروں بے حد لڑاکا اور جھگڑالو تھے۔ ہر وقت کسی نہ کسی بات پر لڑتے رہتے تھے۔ ایک دؤسرے کو مارنا پیٹنا تو اُن کا روزانہ کا کھیل تھا۔ کسان کو اُن کی ایسی حرکتوں پر بہت دُکھ ہوتا۔ اُس نے کئی بار اُنھیں سمجھانے کی کوشش کی کہ آپس میں لڑنا جھگڑنا بہت بُری بات ہے۔ وہ باپ کی باتوں کو ایک کان سے سنتے اور دؤسرے کان سے اُڑا دیتے۔

بے چارہ کسان بے حد پریشان تھا۔ وہ رات دن یہی دُعا مانگتا کہ اللہ میرے بچّوں کو عقل اور سمجھ دے۔ ایک دن وہ بیٹھا بچّوں ہی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اُسے ایک ترکیب سؤجھی۔ اُس نے ایک درخت کی بہت ساری پتلی پتلی شاخیں جمع کیں۔ دس دس شاخوں کو رسّی سے باندھ کر چار گٹھے بنائے۔ لڑکوں کو بُلایا۔ جب چاروں لڑکے آئے تو اس نے ہر لڑکے کو ایک گٹھّا دیا۔ لڑکے حیرت سے کبھی کسان کو دیکھتے، کبھی ایک دؤسرے کا منہ تکنے لگتے۔ اُن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے؟

کسان نے مسکرا کر کہا، "بچّو! آؤ آج ہم ایک کھیل کھیلیں۔ یہ گٹھے جو مَیں نے تم لوگوں کو دیے ہیں تمھیں اُن کو توڑنا ہے۔"

لڑکوں نے اُسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہنا چاہتے ہوں، یہ کون سی بڑی بات ہے۔

کسان نے پھر کہا، "تو شروع ہو جاؤ۔ دیکھیں سب سے پہلے گٹّھا کون توڑتا ہے؟"

چاروں لڑکے اپنے اپنے گٹّھے کو توڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ وہ کافی دیر تک طاقت آزماتے رہے۔ اپنے جسم کا سارا زور لگاتے رہے مگر اُن میں سے کوئی بھی اپنا گٹّھا توڑ نہ پایا۔ جب وہ تھک ہار کر سُست پڑ گئے تو کسان نے اُن سے کہا، "ٹھیک ہے، لاؤ گٹّھے مجھے دے دو۔"

لڑکوں نے گٹّھے کسان کو دے دیے۔ کسان نے ایک گٹّھا کھولا۔ شاخوں کو الگ کیا اور ہر بیٹے کو ایک ایک شاخ دی اور کہا، "اب اسے توڑو۔"

چاروں نے فوراً کٹ کٹ چاروں شاخیں توڑ دیں۔

تب کسان بولا، "دیکھا بچّو! جب یہ شاخیں ایک دؤسرے کے ساتھ جُڑی تھیں، تم اُن کو نہیں توڑ سکے تھے مگر جب یہ الگ الگ ہو گئیں تو تم نے کتنی آسانی سے اُنھیں توڑ دیا۔"

لڑکے خاموشی کے ساتھ باپ کی بات سُنتے رہے۔

کسان نے اُن سے کہا، "یاد رکھو! اگر تم مِل جُل کر رہو گے تو کوئی تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ جب تم الگ الگ ہو جاؤ گے تو کوئی بھی بڑی آسانی سے تمھیں نقصان پہنچائے گا۔ جاؤ کھیلو کؤدو مگر آپس میں لڑنا جھگڑنا چھوڑ دو۔ مِل جُل کر رہو، سمجھ گئے تم۔"

لڑکوں نے 'ہاں' میں سر ہلایا اور ایک دؤسرے کا ہاتھ پکڑے باہر نکل گئے۔ کسان مُسکراتا ہوا اُنھیں دیکھتا رہا۔ (نیّر ندیم)

۱

2HR62E

دُعا

ہاتھ اُٹھائے سر کو جُھکائے
تیرے کرم کی آس لگائے

ہم آئے ہیں تیرے در پر
ہم پہ خُدایا ، ایک نظر کر

رحمت سے دِن پھیر ہمارے
ہم جیتے ہیں تیرے سہارے

نام پہ تیرے جان فِدا ہو
کوئی نہ دِل میں تیرے سِوا ہو

سیدھی راہ دِکھادے ہم کو
نیک اِنسان بنا دے ہم کو

راحت دے دے ، عِزّت دے دے
عِلم و ہُنر کی دولت دے دے

(ماخوذ)

کرم - مہربانی

آس - اُمید

در - دروازہ

خُدایا - اے خدا

دِن پھیرنا - اچھے دن لانا

فِدا - قربان

راحت - خوشی

مشق

- ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ بچّے خدا سے کس طرح دُعا مانگ رہے ہیں؟

۲۔ ہم کس کے سہارے جیتے ہیں؟

۳۔ بچّے خدا کے نام پر کیا فِدا کرنا چاہتے ہیں؟

- جوڑیاں لگاؤ:

ہم آئے ہیں تیرے در پر	کوئی نہ دِل میں تیرے سِوا ہو
نام پہ تیرے جان فِدا ہو	عِلم و ہُنر کی دولت دے دے
سیدھی راہ دکھا دے ہم کو	ہم پہ خُدایا ، ایک نظر کر
راحت دے دے، عزّت دے دے	نیک اِنسان بنا دے ہم کو

- اس نظم کو زبانی یاد کرکے روزانہ اسکول میں پڑھو۔

2X1242

حضرت حلیمہؓ

عرب کے لوگ اپنے چھوٹے بچّوں کو پرورش کے لیے دیہاتوں میں رہنے والے بدّوؤں کے گھر بھیج دیا کرتے تھے۔ بدّو عورتیں ان بچّوں کو دُودھ پلاتی اور ان کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ غریب عورتوں کے لیے روزی کمانے کا یہ ایک ذریعہ تھا۔ بی بی حلیمہؓ بھی بچّوں کو دُودھ پِلانے کا کام کرتی تھیں۔ وہ ہمارے پیارے رسُول حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کی دایہ تھیں۔ انھوں نے آپؐ کو دُودھ پِلایا تھا۔ اس لیے انھیں دائی حلیمہؓ بھی کہتے ہیں۔

بی بی حلیمہؓ کے شوہر کا نام حارِث تھا۔ وہ ایک غریب آدمی تھے اس لیے بی بی حلیمہؓ محنت مزدُوری میں اپنے شوہر کا ہاتھ بٹاتیں۔ ایک مرتبہ بی بی حلیمہؓ کے گاؤں کی چند عورتیں دُودھ پینے والے بچّوں کی تلاش میں مکّہ پہنچیں۔ بی بی حلیمہؓ بھی اپنے چھوٹے بچّے اور شوہر کے ساتھ اس قافلے میں شامل تھیں۔ سواری کے لیے ان کے پاس ایک کمزور اونٹنی تھی جو قافلے میں سب سے پیچھے رہ جاتی۔ بڑی مشکل سے وہ مکّہ پہنچے۔

ہمارے رسولؐ کی والدہ حضرت آمنہؓ حضورؐ کو کسی دایہ کے سپرد کرنا چاہتی تھیں، مگر جب پتہ چلتا کہ آپؐ یتیم ہیں تو عورتیں آپؐ کو لینے سے انکار کر دیتیں۔ بی بی حلیمہؓ کمزور اور غریب تھیں اس وجہ سے مکّے کی کسی خاتون نے اپنے بچّے کو دُودھ پلانے کے لیے اُن کے حوالے نہیں کیا۔ بی بی حلیمہؓ بھی خالی ہاتھ لَوٹنا نہیں چاہتی تھیں۔ اُنھوں نے اپنے شوہر سے کہا کہ ہم اس یتیم بچّے ہی کو لے جائیں گے۔ وہ اس بچّے کو لے کر جیسے ہی اپنی اونٹنی پر سوار ہوئیں تو اُس کمزور اونٹنی میں جیسے جان پڑ گئی۔ وہ تیزی سے دوڑنے لگی۔ اُس نے دُودھ دینا بند کر دیا تھا مگر اب وہ دُودھ دینے لگی۔ یہ دیکھ کر قافلے کی عورتوں کو بڑا تعجّب ہوا۔

بی بی حلیمہؓ حضرت محمّدؐ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اُن کی بڑی بیٹی شَیماء اُن کی غیر حاضری میں آپؐ کو سنبھالا کرتی تھی۔ چار پانچ برس کی عمر میں بی بی حلیمہؓ نے حضرت محمّدؐ کو اُن کی والدہ کے پاس لَوٹا دیا۔ اب آپؐ اپنی والدہ کے ساتھ رہنے لگے۔ جب چھے برس کے ہوئے تو آپؐ کی والدہ حضرت آمنہؓ کا انتقال ہو گیا۔ پھر دادا اور چچا نے آپؐ کی پرورش کی۔ آپؐ کے نبی ہونے کے چند برسوں بعد جب بی بی حلیمہؓ کی ایک بہن نے اُن کے انتقال کی خبر دی تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

ایک جنگ میں جب آپؐ کی جیت ہوئی تو قیدی آپؐ کے سامنے لائے گئے۔ اُن میں شَیماء بھی تھی۔ آپؐ نے اسے پہچان لیا اور آزاد کر کے بڑی عزّت کے ساتھ اس کے خاندان والوں کے پاس بھیج دیا۔ جب آپؐ کو یہ بتایا گیا کہ قیدیوں میں دائی حلیمہؓ کی بہنیں بھی ہیں تو آپؐ نے اپنے حصّے میں آئے ہوئے تمام لوگوں کو آزاد کر دیا۔ یہ دیکھ کر مدینے کے لوگوں نے بھی اپنے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اس طرح اللہ کے رسولؐ اور بی بی حلیمہؓ کے تعلّق کی وجہ سے چھے ہزار قیدی آزاد کر دیے گئے۔

(ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط)

پرورش کرنا	-	پالنا پوسنا
دایہ	-	بچّوں کو کھلانے پلانے، سنبھالنے والی
بدّو	-	دیہات میں رہنے والے عرب
قافلہ	-	ایک ساتھ سفر کرنے والے بہت سے لوگ
سپرد کرنا	-	حوالے کرنا
یتیم	-	جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو
انتقال ہونا	-	مرجانا

مشق

❁ **ایک جملے میں جواب لکھو:**

۱۔ عرب کے لوگ اپنے چھوٹے بچّوں کو کہاں بھیجتے تھے؟

۲۔ کون سی عورتیں عرب کے بچّوں کی پرورش کرتی تھیں؟

۳۔ بی بی حلیمہؓ کون تھیں؟

۴۔ بی بی حلیمہؓ کی اُونٹنی کیسی تھی؟

۵۔ بی بی حلیمہؓ کی غیر حاضری میں اللہ کے رسولؐ کو بچپن میں کون سنبھالتا تھا؟

۶۔ والدہ کے انتقال کے بعد اللہ کے رسولؐ کی پرورش کس نے کی؟

❁ مختصر جواب لکھو:

۱۔ روزی کمانے کے لیے بدّو عورتوں کا ذریعہ کیا تھا؟

۲۔ اللہ کے رسولؐ کی والدہ کیا چاہتی تھیں؟

۳۔ قافلے کی عورتوں کو تعجّب کیوں ہوا؟

۴۔ جنگ کے چھے ہزار قیدیوں کو کیوں چھوڑ دیا گیا؟

❁ سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

۱۔ بی بی حلیمہؓ کے شوہر کا نام .... تھا۔

۲۔ ہم اس .... بچّے ہی کو لے جائیں گے۔

۳۔ کمزور اونٹنی میں جیسے .... پڑ گئی۔

۴۔ بی بی حلیمہؓ نے .... کو ان کی والدہ کے پاس لوٹا دیا۔

سرگرمی:

۱۔ بی بی حلیمہؓ اپنے شوہر کا ہاتھ بٹاتیں۔

۲۔ کمزور اؤنٹنی میں جیسے جان پڑ گئی۔

۳۔ بی بی حلیمہؓ حضرت محمدؐ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔

❁ اِن جملوں کے آخر میں آنے والے لفظوں کے معنی اپنے استاد سے پوچھ کر بیاض میں لکھو۔

❁ اس جملے کو غور سے پڑھو: وہ ایک غریب آدمی تھے۔

اس جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کیسا تھا۔ سبق میں ایسے بہت سے لفظ آئے ہیں جو کچھ چیزوں کی خاصیت بتاتے ہیں۔ مثلاً پیارے رسولؐ / یتیم بچّے وغیرہ۔

ایسے لفظوں کو سبق سے تلاش کر کے لکھو۔

۳

میٹھے بول میں جادُو ہے

گرمی کی چھُٹّیاں شروع ہو چکی تھیں۔ بچّے بہت خوش تھے۔ کھیلنے کُودنے کے دن جو آ گئے تھے! ایسے وقت میں ساجد بھلا کیسے خاموش بیٹھتا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا۔ سب گیند بلّا لے کر کرکٹ کھیلنے نکل پڑے۔ محلّے ہی میں ایک چھوٹا سا میدان تھا۔ لڑکوں نے وہیں کھیل جمایا۔ وہ کھیل کی دُھن میں مست ہو گئے۔ ایک لڑکے نے اتنے زور سے گیند کو مارا کہ وہ سامنے والے مکان کی کھڑکی سے جا ٹکرائی۔ شیشہ چھن سے ٹوٹ گیا

اور گیند اندر چلی گئی۔ گیند کے بغیر کھیل بند ہو گیا۔ اب مکان کے مالک سے گیند مانگنے کون جائے؟ ایک لڑکا ہمّت کر کے گیند لینے چلا ہی گیا۔ مکان مالک نے اس سے پُوچھا، ”کیا بات ہے؟ کیوں آئے ہو؟“

لڑکا تھا ذرا تیز مزاج، اکڑ کر بولا، ”میں اپنی گیند لینے آیا ہوں۔“

مکان مالک نے ٹوٹے ہوئے شیشے کو دیکھا اور غصّے سے کہا، ”یہ کوئی طریقہ ہے۔ ایک تو شیشہ توڑ دیا اُس پر اکڑ بھی دِکھاتے ہو۔ جاؤ گیند نہیں ملے گی۔“

”کیوں نہیں ملے گی؟ میں تو گیند لے کر ہی جاؤں گا۔“

اب تو مکان مالک کا غصّہ اور بھی بڑھ گیا۔ وہ بولے، ”گیند نہیں ملے گی۔ پہلے تمیز سے بات کرنا سیکھو، پھر

گیند لینے آنا۔"

وہ لڑکا منہ لٹکائے واپس آ گیا۔ سب لڑکے اُداس ہو گئے۔ گیند کے بغیر کھیل کیسے ہو سکتا تھا؟ اتنے میں ساجد کا دوست افضل بولا، "میں جاتا ہوں گیند مانگنے۔"

کچھ لڑکے افضل کا مذاق اُڑانے لگے، "لو صاحب! یہ جائیں گے گیند لانے۔"

افضل مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ مکان مالک کے دروازے پر پہنچ کر اُس نے پہلے مکان مالک کو ادب سے سلام کیا۔ پھر بولا، "کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟"

"ہاں آ ؤ۔ اندر آ جاؤ۔" انھوں نے جواب دیا۔

افضل نے نرمی سے کہا، "جناب! ہم آپ کے نقصان پر شرمندہ ہیں۔ اگر آپ کہیں تو نیا شیشہ لا کر لگا دیں۔"

"تم کیسے لاؤ گے؟" مکان مالک نے ذرا نرم پڑتے ہوئے پوُچھا۔

افضل بولا، "میں اپنے جیب خرچ سے خرید کر لا دوں گا۔"

"لیکن اِس نقصان میں تو تمھارے سب ساتھی شریک ہیں۔ پھر تم اُسے اکیلے ہی کیوں پورا کرو گے؟" مکان مالک نے کہا۔

افضل نے جواب دیا، "اس لیے کہ وہ سب میرے دوست ہیں۔"

افضل کی باتیں سن کر مکان مالک بہت خوش ہوا۔ اس نے کہا، "بیٹا! تمھاری باتیں سُن کر بہت خوشی ہوئی۔ تم بزرگوں سے بات کرنے کا سلیقہ جانتے ہو۔ لو اپنی گیند لے جاؤ۔ میں خود نیا شیشہ لگوا لوں گا۔ اب خیال رکھنا کہ تمھارے کھیل سے دؤسروں کو نقصان نہ پہنچے۔"

افضل نے سلام کیا اور گیند لے کر واپس آ گیا۔ اُس کے ساتھیوں نے حیرت سے پوُچھا کہ وہ گیند کس طرح لے آیا۔ افضل نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ افضل کے سارے ساتھی سمجھ گئے کہ میٹھے بول میں جادؤ ہوتا ہے۔

(ماخوذ)

بول	–	بات
اکڑ دِکھانا	–	گھمنڈ کرنا

منہ لٹک جانا - مایوس ہوجانا

تمیز سے - ادب سے

سلیقہ - ڈھنگ

مشق

- **ایک جملے میں جواب لکھو:**

۱۔ ساجد اور اُس کے ساتھی کیا کھیل رہے تھے؟

۲۔ کھیل کیوں بند ہوگیا؟

۳۔ کچھ لڑکوں نے افضل کا مذاق اُڑاتے ہوئے کیا کہا؟

- **مختصر جواب لکھو:**

۱۔ مکان مالک نے پہلے لڑکے کو گیند کیوں نہیں دی؟

۲۔ مکان مالک نے افضل کو گیند کیوں واپس کردی؟

- **سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:**

۱۔ وہ کھیل کی دُھن میں .... تھے۔ (کھڑے ، مست ، مگن)

۲۔ ایک تو شیشہ توڑ دیا اُس پر .... بھی دِکھاتے ہو۔ (غصّہ ، اکڑ ، تیزی)

۳۔ پہلے .... سے بات کرنا سیکھو پھر گیند لینے آنا۔ (تمیز ، بڑوں ، دوستوں)

۴۔ تم بزرگوں سے بات کرنے کا .... جانتے ہو۔ (طریقہ ، سلیقہ ، انداز)

- **ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کرو:**

سلیقہ تیزمزاج جیب خرچ نقصان حیرت

- **یہ جملے کس نے کہے:**

۱۔ ”میں اپنی گیند لینے آیا ہوں۔“

۲۔ ”میں جاتا ہوں گیند مانگنے۔“

۳۔ ”لو اپنی گیند لے جاؤ۔“

- **پانچ کھیلوں کے نام لکھو۔**

۴

سونے والو! جاگو

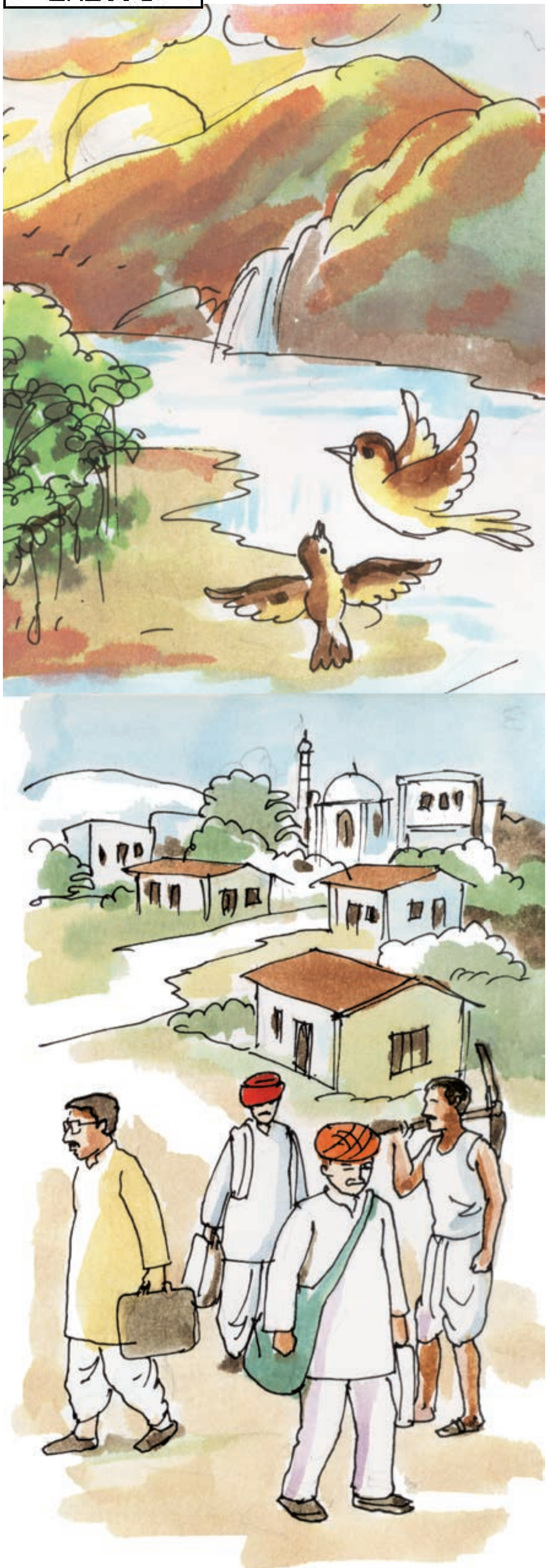

جاگو! سونے والو! جاگو
وقت کے کھونے والو! جاگو

باغ میں چڑیاں بول رہی ہیں
کلیاں آنکھیں کھول رہی ہیں

پھول خوشی سے جھوم رہے ہیں
پتّوں کا مُنہ چوم رہے ہیں

جاگ اُٹھے دریا اور نہریں
جاگ اُٹھیں موجیں اور لہریں

کاروباری جاگ اُٹھے ہیں
سب بیوپاری جاگ اُٹھے ہیں

بنیے اور حلوائی جاگے
بابو جاگے ، نائی جاگے

منڈی کے مزدور بھی جاگے
دوڑ رہے ہیں پیچھے آگے

ساری دُنیا جاگ رہی ہے
کام کی جانب بھاگ رہی ہے

(حفیظ جالندھری)

وقت کے کھونے والے - وقت برباد کرنے والے

کلیاں آنکھیں کھول رہی ہیں - کلیاں کھل رہی ہیں

کاروباری - کام دھندا کرنے والے، بیوپاری

منڈی - بازار

مشق

❁ **ایک جملے میں جواب لکھو:**

۱۔ شاعر کس کو جگا رہا ہے؟

۲۔ خوشی سے کون جھوم رہا ہے؟

❁ **مختصر جواب لکھو:**

اس نظم میں چند کاروبار کرنے والوں کے نام آئے ہیں، وہ نام لکھو۔

❁ **نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:**

(مزدور ، چڑیاں ، بھاگ ، بیوپاری)

۱۔ باغ میں .... بول رہی ہیں

۲۔ سب .... جاگ اُٹھے ہیں

۳۔ منڈی کے .... بھی جاگے

۴۔ کام کی جانب .... رہی ہے

سرگرمی:

اس نظم کے ساتھ دی گئی تصویریں دیکھ کر ان کے بارے میں اپنے دوست سے بات چیت کرو۔

۵

نَو کا چکّر

2XSP8Z

دیپُو : کیا بات ہے بھولُو، تم اِس قدر پریشان کیوں ہو؟

بھولُو : عجیب بات ہوگئی دیپُو بھیّا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔

دیپُو : ہوا کیا؟ کچھ بتاؤ تو۔

بھولُو : میں آج صبح میلے میں گیا تھا۔

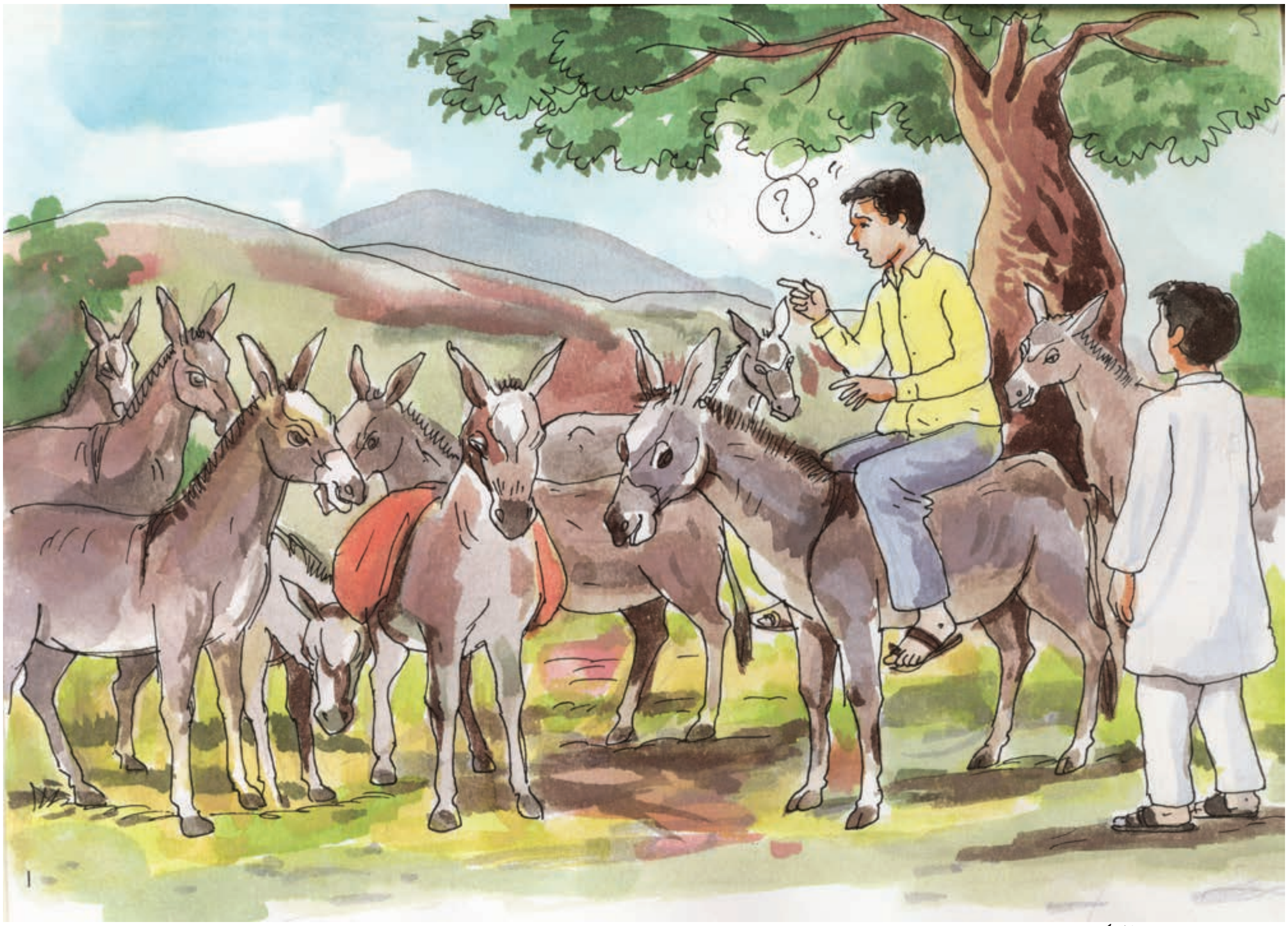

دیپُو : تو پھر؟

بھولُو : وہاں میں نے یہ نَو گدھے خریدے۔

دیپُو : پھر کیا ہوا؟

بھولُو : میں نے اُن کو اچھّی طرح گِن لیا تھا۔ نَو ہی تھے۔ میں ایک گدھے پر بیٹھ گیا اور گاؤں کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دُور چل کر خیال آیا کہ کہیں ایک آدھ گدھا اِدھر اُدھر نہ نکل گیا ہو۔

دیپُو : تو پھر گِن لیتے!

بھولُو : وہی تو کیا میں نے۔ گِنا تو صرف آٹھ گدھے تھے۔

دیپُو : ارے! ایک گدھا کہاں چلا گیا تھا؟

بھولُو : چاروں طرف دیکھا، نظر نہیں آیا۔ آخر مَیں گدھے سے نیچے اُترا اور پھر گِنا تو نو گدھے پُورے تھے۔

دیپُو : چلو، تمھارا کھویا ہوا گدھا واپس مل گیا۔ اب ان سب کو لے کر جلدی سے گھر چلے جاؤ۔

بھولُو : کیسے جاؤں بھیّا۔ ایک گدھا پھر گُم ہو گیا ہے۔

دیپُو : ارے! ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ نو کے نو ہیں۔

بھولُو : نو کہاں، پھر آٹھ رہ گئے۔ جب میں نے گاؤں کی طرف جانے سے پہلے انھیں گِنا تو پھر ایک گدھا کم تھا۔ دیکھو میں تمھارے سامنے گنتا ہوں؛ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ۔ دیکھا! صرف آٹھ رہ گئے۔

دیپُو : آٹھ گدھے ہیں نہ نو۔ مجھے تو پُورے دس گدھے نظر آ رہے ہیں۔

بھولُو : مجھے نواں گدھا نہیں مل رہا ہے۔ تمھیں دسواں کہاں سے نظر آنے لگا؟

دیپُو : دیکھو! یہ آٹھ گدھے تو تم نے ابھی گِنے۔ ہیں نا۔ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ۔ نواں گدھا جس پر تم بیٹھے ہو۔

بھولُو : ارے ہاں! اور دسواں؟

دیپُو : وہ جو نویں گدھے پر بیٹھا ہے!

(شیخ قاسم رضا)

مشق

❁ ایک لفظ میں جواب لکھو:

۱۔ بھولُو کہاں گیا تھا؟

۲۔ بھولُو نے کتنے گدھے خریدے؟

۳۔ گدھے پر بیٹھ کر بھولُو نے کتنے گدھے گِنے؟

ایک جملے میں جواب لکھو :

۱۔ بھولؤ نے میلے سے کیا خریدا؟

۲۔ تھوڑی دؤر چلنے کے بعد بھولؤ کو کیا خیال آیا؟

۳۔ بھولؤ گدھے سے نیچے کیوں اُترا؟

۴۔ دیپؤ نے دسواں گدھا کسے کہا؟

سرگرمی :

اِس مکالے کو کہانی کی شکل میں اپنے دوست کو سناؤ۔

ان جملوں کو غور سے پڑھو :

تم اس قدر پریشان کیوں ہو؟

ایک گدھا کہاں چلا گیا تھا؟

تمھیں دسواں گدھا کہاں سے نظر آنے لگا؟

اِن جملوں کے آخر میں نشان (؟) لگایا گیا ہے۔ اس نشان کو **’سوالیہ نشان‘** کہتے ہیں۔ یہ نشان ہر سوال کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔

سبق ’میٹھے بول میں جادؤ ہے‘ سے ایسے تین جملے تلاش کرکے لکھو جن کے آخر میں سوالیہ نشان لگا ہوا ہے۔

٦

آؤ دسترخوان بِچھائیں

آؤ ، دسترخوان بِچھائیں
مِل جُل کر سب کھانا کھائیں

بھائی ، پہلے ہاتھ تو دھولو
کھاتے ہوئے بیکار نہ بولو

بِسم اللہ جو بھُولا کوئی
اُس نے ساری برکت کھوئی

دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ
دیکھو ہرگز بھُول نہ جاؤ

چھوٹے چھوٹے لُقمے کھانا
ہر لُقمے کو خُوب چبانا

کھانے میں مت عَیب نکالو
جو بھی ملے خوش ہوکر کھالو

خوش خوش باہم کھانا اچّھا
کچھ بھوکے اُٹھ جانا اچّھا

کھانا کھا کر ، فرض ہے سب کا
شُکر کریں سب اپنے رَب کا

(مائِلؔ خیرآبادی)

لُقمہ - نوالہ
عیب - برائی
باہم - مل جل کر

مشق

- ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ کھانے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟
۲۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟
۳۔ کھانا کس ہاتھ سے کھانا چاہیے؟
۴۔ شاعر نے کھانے کے بارے میں کس بات سے منع کیا ہے؟
۵۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

- نیچے کھانے کا طریقہ بے ترتیب دیا گیا ہے۔ نظم پڑھ کر اسے صحیح ترتیب میں لکھو۔

- ہاتھ دھونا
- چھوٹے چھوٹے لُقمے بنانا
- دسترخوان بچھانا
- رب کا شکر ادا کرنا
- بسم اللہ پڑھنا
- دائیں ہاتھ سے کھانا

سرگرمی: نظم میں بتائے گئے طریقے سے کھانے میں بہت سے فائدے ہیں۔ اپنے استاد سے ان فائدوں کی معلومات حاصل کرو مثلاً کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا کیا فائدہ ہے؟

چاند بی بی

چاند سلطانہ 'چاند بی بی' کے نام سے مشہوٗر ہے۔ وہ احمد نگر کے بادشاہ کی بیٹی تھی۔ اب سے کوئی چار سو برس پہلے وہ احمد نگر میں پیدا ہوئی۔ چاند بی بی بڑی ذہین تھی۔ چھوٹی سی عمر میں اس نے کئی زبانیں سیکھ لی تھیں۔ اسے مطالعے کا بڑا شوق تھا۔ وہ شکار بھی خوٗب کھیلتی تھی۔

احمد نگر کے پاس ہی بیجاپور کی ریاست تھی۔ چاند بی بی کی شادی وہاں کے حاکم علی عادِل شاہ سے ہوئی تھی۔ بادشاہ اس کی بڑی قدر کرتا۔ دونوں ساتھ ساتھ سیر کرتے، شکار کو جاتے۔ دربار میں بھی ملکہ بادشاہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ سلطنت کے کاموں میں علی عادل شاہ چاند بی بی سے مشورہ لیا کرتا تھا۔ چاند بی بی لوگوں سے خود ان کی زبان میں باتیں کرتی تھی اس لیے لوگ بھی اپنی ملکہ کو دل سے چاہتے تھے۔ وہ اس کی بڑی عزّت کرتے تھے۔

چاند بی بی کی شادی کے سولہ برس بعد اس کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ اسے کوئی اولاد نہ تھی جسے تخت پر بٹھایا جاتا اس لیے چاند بی بی نے اپنے بھتیجے کو تخت پر بٹھا دیا۔ اس نے اپنے ننھّے بادشاہ کی سرپرستی کی اور بڑی خوٗبی اور محنت سے حکوٗمت کا کام سنبھالا۔ اس نے اپنی ریاست میں بہت سے کنویں کھدوائے۔ تالاب، سڑکیں اور کئی عمدہ عمارتیں بنوائیں۔ اس طرح اس نے اپنی ریاست کی ترقّی اور بھلائی کے بہت سے کام کیے۔

دہلی کا شہنشاہ اکبر سارے ملک کو اپنی سلطنت میں شامل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے ایک بیٹے کو فوج دے کر احمد نگر پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ یہ خبر سُن کر چاند بی بی احمد نگر پہنچ گئی اور اپنی ریاست کو بچانے کی تدبیریں کرنے لگی۔ اس نے احمد نگر کے قلعے میں کھانے پینے کا بہت سا سامان جمع کر لیا تھا۔ اسے خوف تھا کہ دشمن کی فوج زیادہ دنوں تک قلعے کو گھیرے رکھے گی تو قلعے کے اندر لوگ بھُوکوں مر جائیں گے۔ اس نے قلعے کی دیواروں اور راستوں پر فوجی پہرہ لگا دیا مگر اکبر کی فوج نے بارُود سے قلعے کی دیوار گرا دی۔ چاند بی بی ٹوٹی ہوئی دیوار کے پاس کھڑی ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنے لگی۔ قریب تھا کہ اکبر کی فوج ہار مان لیتی مگر چاند بی بی کے کچھ ساتھی دشمن سے مل گئے اور انھوں نے اُسے قتل کر دیا۔

چاند بی بی اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں ماری گئی۔ اس نے ساری دنیا کو دِکھا دیا کہ وطن کی محبّت کسے کہتے ہیں۔ اس نے ثابت کر دیا کہ ایک عورت بھی بہادری کے جوہر دِکھا سکتی ہے۔ (ماخوذ)

ذہین	-	عقل مند	عمدہ	-	اچھّی
مطالعہ کرنا	-	پڑھنا	تدبیر	-	کوشش، منصوبہ
سرپرستی کرنا	-	دیکھ بھال کرنا	جوہر	-	خوبی، صلاحیت

مشق

- **ایک لفظ میں جواب لکھو :**

۱۔ چاند بی بی کا نام کیا تھا؟

۲۔ بیجا پور کا حاکم کون تھا؟

۳۔ شادی کے کتنے برس بعد چاند بی بی کے شوہر کا انتقال ہوا؟

- **ایک جملے میں جواب لکھو :**

۱۔ چاند بی بی کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

۲۔ شہنشاہ اکبر کیا چاہتا تھا؟

۳۔ قلعے کی دیوار کیسے گرائی گئی؟

۴۔ چاند بی بی کو کس نے قتل کیا؟

- **مختصر جواب لکھو :**

چاند بی بی نے اپنی ریاست کی ترقی کے لیے کیا کِیا؟

- **سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو :**

چاند بی بی اپنے ہی ____ ____ ____ ماری گئی۔ اس نے ساری دنیا کو دکھا دیا کہ ____ ____ ____ کسے کہتے ہیں۔
اس نے ثابت کر دیا کہ ایک عورت بھی ____ ____ ____ دِکھا سکتی ہے۔

- **ان جملوں کو غور سے پڑھو :**

اسکول میں گرمی کی چھٹّیاں تھیں۔ بچّے بہت خوش تھے۔ افضل نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔

اِن جملوں میں تین الگ الگ باتیں کہی گئی ہیں۔ ہر بات کے ختم ہونے پر ایک نشان (۔) لگایا گیا ہے۔ اس نشان کو 'ختمہ' کہتے ہیں۔

- **سبق سے ایسے تین جملے تلاش کر کے لکھو جن کے بعد ختمہ لگا ہوا ہے۔**

سنترا

آہا سنترا!

سنترے کا نام سنتے ہی منہ میں پانی بھر آتا ہے۔گرمی کے دنوں میں اس کا رس پینے سے راحت ملتی ہے۔ کوئی سنترا کھانے بیٹھے تو کھاتا ہی چلا جائے۔ پکنے کے بعد یہ بڑا خوش رنگ دِکھائی دیتا ہے۔سنترے کا چِھلکا نرم اور چھیلنے میں آسان ہوتا ہے۔اس میں آٹھ دس قاشیں ہوتی ہیں۔سنترے کے چھلکوں میں بھی رَس ہوتا ہے لیکن وہ بہت کڑوا ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں سنترا ہر جگہ پسند کیا جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی منڈی ناگپور میں ہے۔ ناگپور سنترے کا شہر کہلاتا ہے۔ یہاں سے دنیا کے مختلف ملکوں میں بھی سنترے بھیجے جاتے ہیں۔غریب امیر ہر کوئی سنترا پسند کرتا ہے۔ کچھ لوگ کھانے کی بجائے سنترے کا رَس پینا پسند کرتے ہیں۔سنترا صحت کے لیے بہت مفید ہے۔

سنترے قلمیں لگا کر اُگاتے ہیں۔قلمیں اٹھارہ بیس فٹ کے فاصلے پر لگائی جاتی ہیں۔ یہ کام بارش کے دِنوں میں ہوتا ہے۔

سنترے کے درخت جب ذرا بڑے ہوجاتے ہیں تو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لیے ان کے تنوں پر دوائیں لگائی جاتی ہیں، جڑوں میں کھاد ڈالی جاتی ہے۔ ہر درخت کے گِرد بڑی کیاری بناتے ہیں اور اسے مہینے میں دو تین بار پانی سے بھر دیا جاتا ہے۔ چار سال میں درخت پر پھُول پھل لگنے شروع ہوجاتے ہیں۔ پہلی دو تین فصلوں کے پھل توڑ کر پھینک دیے جاتے ہیں تاکہ درخت خوب مضبوط ہوجائیں اور ان میں اچھّے سنترے آنے لگیں۔

پانچ چھے سال میں درخت خوب گھنے ہو جاتے ہیں۔ ان پر جب بہت سنترے لگتے ہیں تو ان کے بوجھ سے ڈالیاں جُھک جاتی ہیں۔ کبھی کبھی وہ ٹوٹ بھی جاتی ہیں اس لیے باغبان ڈالیوں کو بانس کا سہارا دیتے ہیں۔ سنترے کی فصل سال میں دو بار فروری، مارچ اور ستمبر، اکتوبر میں آتی ہے۔ ہر درخت پچیس تیس سال تک پھل دیتا ہے۔

سنترے کے درختوں کو مُناسب پانی نہ ملے تو پھل بہت کم لگتے ہیں۔ بلکہ کئی بار تو باغ کے سارے درخت سوٗکھ جاتے ہیں۔ اس نُقصان سے بچنے کے لیے نہریں اور کنویں کُھدوا کر حکوٗمت آب پاشی کا انتظام کر رہی ہے۔ اب نئی نئی کھاد اور دوائیں بھی استعمال ہونے لگی ہیں۔ اس لیے سنترے کے باغ سال بھر ہرے بھرے دِکھائی دیتے ہیں۔ (ماخوذ)

منہ میں پانی بھر آنا	-	کھانے کی کسی مزیدار چیز کا نام سن کر منہ میں پانی آنا
راحت	-	خوشی
خوش رنگ	-	اچھے رنگ والا
قاش	-	پھانک
مفید	-	فائدہ مند
قلم لگانا	-	نیا پودا اُگانے کے لیے پودے کی شاخ کاٹ کر زمین میں لگانا
آب پاشی	-	کھیت یا باغ میں پانی پہنچانا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ سنترے کی سب سے بڑی منڈی کہاں ہے؟

۲۔ باغبان ڈالیوں کو بانس کا سہارا کیوں دیتے ہیں؟

۳۔ سنترے کا درخت کتنے سال تک پھل دیتا ہے؟

سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

۱۔ پکنے کے بعد یہ بڑا .... دِکھائی دیتا ہے۔ (خوش رنگ ، سرخ)

۲۔ یہ کام .... کے دنوں میں ہوتا ہے۔ (بارش ، گرمی)

۳۔ ان کے .... سے ڈالیاں جھک جاتی ہیں۔ (وزن ، بوجھ)

۴۔ حکومت .... کا انتظام کر رہی ہے۔ (آب پاشی ، کھاد)

دو تین طلبہ سے باری باری ایک ایک پیراگراف پڑھوایا جائے۔ تمام طلبہ دھیان سے سنیں۔ اُن سے نیچے دیے ہوئے سوال پوچھے جائیں۔ تمام طلبہ کی کتابیں بند ہوں۔

۱۔ سنترے میں کتنی قاشیں ہوتی ہیں؟

۲۔ سنتروں کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لیے کیا کرتے ہیں؟

۳۔ سنترے کی ڈالیاں کب جُھکنے لگتی ہیں؟

۴۔ سنترے کی فصل سال میں کتنی بار حاصل ہوتی ہے؟

ان لفظوں کو غور سے پڑھو۔

رات - دن

اؤنچا - نیچا

سفید - کالا

ان لفظوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک لفظ دؤسرے لفظ کے اُلٹ معنی دیتا ہے۔ ایسے لفظ **'ضد'** کہلاتے ہیں۔

نیچے دیے ہوئے لفظوں کی ضد لکھو:

کڑوا نرم گرمی مضبؤط آسان

اِن جملوں کو غور سے پڑھو:

بیٹا! میں تمھاری میٹھی میٹھی باتوں سے بہت خوش ہوا۔

ارے! ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ نو ہیں۔

آہا سنترا! سنترے کا نام سنتے ہی منہ میں پانی بھر آیا۔

ان جملوں میں "بیٹا، ارے، آہا سنترا" کے بعد نشان (!) لگایا گیا ہے۔ اس نشان کو **'فجائیہ نشان'** کہتے ہیں۔

سبق 'نو کا چکّر' سے ایسے تین جملے تلاش کر کے لکھو جن کے آخر میں فجائیہ نشان لگا ہوا ہے۔

2YU8FK

باغ کی سَیر

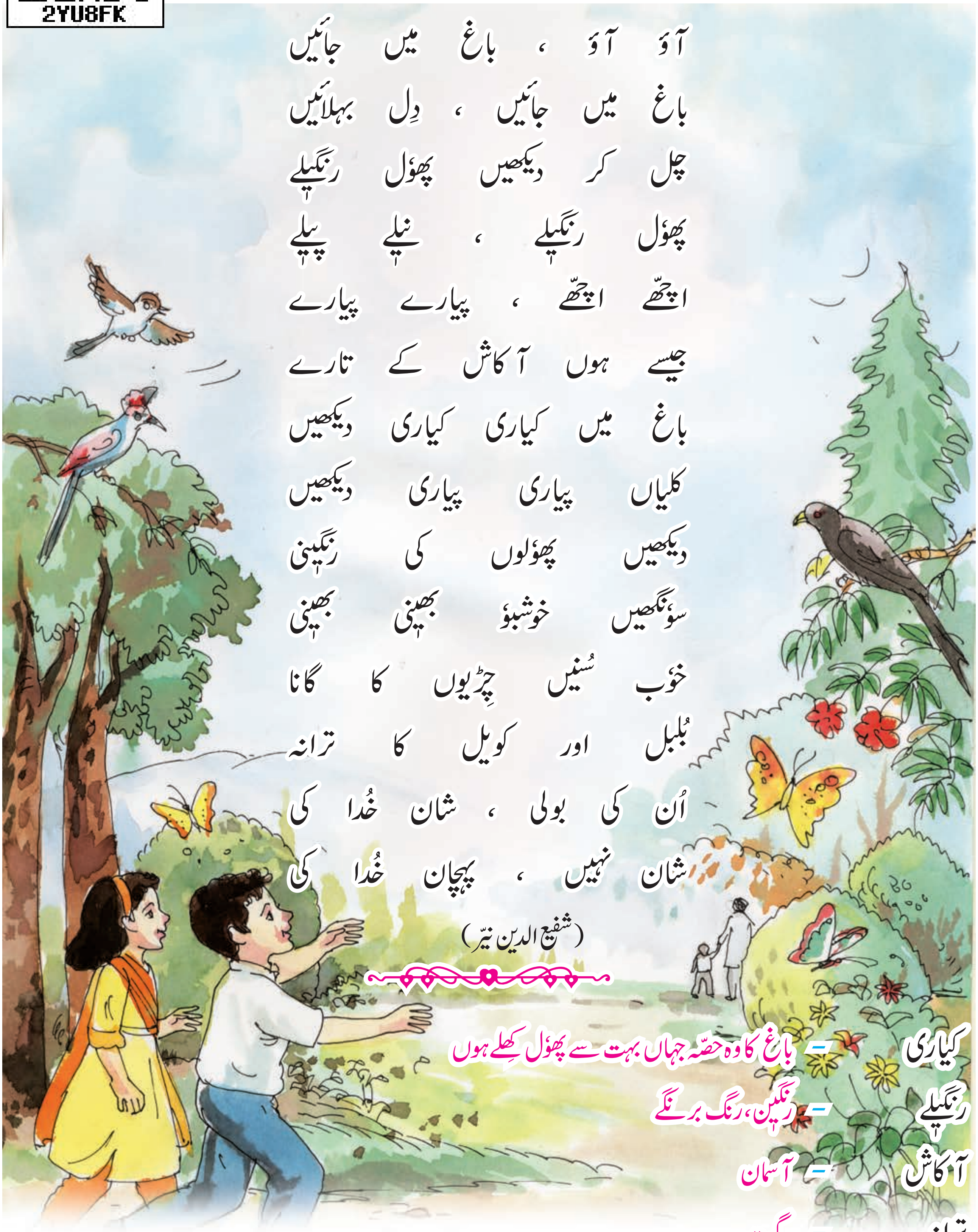

آؤ آؤ ، باغ میں جائیں
باغ میں جائیں ، دِل بہلائیں
چل کر دیکھیں پھوٗل رنگیلے
پھوٗل رنگیلے ، نیلے پیلے
اچھّے اچھّے ، پیارے پیارے
جیسے ہوں آکاش کے تارے
باغ میں کیاری کیاری دیکھیں
کلیاں پیاری پیاری دیکھیں
دیکھیں پھوٗلوں کی رنگینی
سوٗنگھیں خوشبوٗ بھینی بھینی
خوٗب سُنیں چِڑیوں کا گانا
بُلبل اور کوئل کا ترانہ
اُن کی بولی ، شان خُدا کی
شان نہیں ، پہچان خُدا کی

(شفیع الدین نیّر)

کیاری – باغ کا وہ حصّہ جہاں بہت سے پھوٗل کِھلے ہوں
رنگیلے – رنگین، رنگ برنگے
آکاش – آسمان
ترانہ – گیت

مشق

- ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ نظم میں کہاں جانے کے لیے کہا جا رہا ہے؟
۲۔ بھینی بھینی خوشبو کس کی ہے؟
۳۔ باغ میں ہم کس کا گانا سنیں گے؟
۴۔ پرندوں کی بولی سے کس کی شان ظاہر ہوتی ہے؟

- نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

۱۔ پھول .... نیلے پیلے (سجیلے، رنگیلے، اودے)
۲۔ بلبل اور .... کا ترانہ (کویل، گل دُم، مینا)

- نیچے دیے ہوئے جملوں میں کچھ لفظوں کے نیچے لکیر کھینچی گئی ہے۔ یہاں ایک ہی لفظ ایک ساتھ دو بار استعمال ہوا ہے جس کی وجہ سے جملے میں خوبی پیدا ہوگئی ہے۔

۱۔ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو سے باغ مہک رہا ہے۔
۲۔ پیاری پیاری کلیاں کھلی ہیں۔

نیچے کے لفظوں سے تم بھی ایسے ہی جملے بناؤ:

اچھے اچھے   پیارے پیارے   صبح صبح   نیلے نیلے   میٹھے میٹھے

سرگرمی: اپنے استاد کے ساتھ کسی باغ کی سیر کو جاؤ اور اس سیر کے بارے میں پانچ جملے لکھو۔

- نیچے کچھ جملے دیے گئے ہیں۔ ان میں کچھ لفظوں کے نیچے لکیر کھینچی گئی ہے۔ لکیر کھنچے گئے لفظوں کی جگہ ایسے لفظ لکھو جو وہی معنی دیں:

۱۔ نیم کا عرق کڑوا ہوتا ہے۔
۲۔ کھیل میں جیتنے پر مسرّت حاصل ہوتی ہے۔
۳۔ سبزی ترکاری لانے کے لیے منڈی جانا پڑتا ہے۔
۴۔ آم کا پیڑ سایہ دار ہوتا ہے۔
۵۔ ماں باپ اپنے بچّوں سے بہت محبّت کرتے ہیں۔

لومڑی اور کچھوا

2Z44H8

کسی جنگل میں ایک تالاب تھا۔ تالاب میں خوب ساری مچھلیاں اور مینڈک مِل جُل کر رہتے تھے۔ ان مچھلیوں اور مینڈکوں کے ساتھ ایک بڑا سا کالا کچھوا بھی رہتا تھا۔ اس کچھوے کی دوستی ایک لومڑی سے ہوگئی تھی۔ لومڑی اُسی تالاب کے کنارے ایک چٹان کے بھٹ میں رہا کرتی تھی۔ کچھوا جب تالاب میں تیرتے تیرتے اُکتا جاتا تو کنارے پر آکر دھوپ میں پڑا رہتا۔ لومڑی بھی وہاں آجاتی۔ دونوں دوست جنگل کے دوسرے جانوروں، پھلوں، پھولوں اور پرندوں کی باتیں کرتے۔ ایک دِن دونوں تالاب کے کنارے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے کہ اُنھوں نے شیر کی دہاڑ سُنی۔

"ارے بھاگو، بھاگو!" لومڑی چِلّائی، "شیر آیا، شیر آیا!"

بچّو! تم جانتے ہو کہ کچھوا دھیرے دھیرے چلنے والا جانور ہے۔ اس کی پیٹھ پر پتّھر کی طرح سخت خول ہوتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس نے جب لومڑی کی آواز سُنی اور اُسے بھاگتے ہوئے دیکھا تو گھبرا گیا۔ اس نے دیکھا کہ میں تو تالاب سے بہت دُور آگیا ہوں۔ اب دوڑ کر تالاب تک نہیں جاسکتا۔

شیر کی دہاڑ پھر سنائی دی اور اچانک وہ جھاڑیوں سے نکل آیا۔ کچھوا بیچارہ اب کیا کرسکتا تھا۔ اس نے ڈر کے مارے اپنا سر اپنے خول میں چُھپا لیا۔

شیر نے کچھوے کو اپنا سر چُھپاتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے غرّا کر چھلانگ لگائی اور کچھوے کو دانتوں سے جکڑ لیا۔

یہ سارا تماشا لومڑی اپنے بھٹ کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ "ارے بیچارہ کچھوا!" وہ بڑبڑائی، "شیر نے آخر اُسے پکڑ ہی لیا۔ کاش! وہ بھاگ کر تالاب میں چلا گیا ہوتا۔"

لومڑی نے دیکھا کہ شیر کچھوے کی پیٹھ پر دانت گاڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

"اب مَیں اپنے دوست کو کیسے بچاؤں؟" لومڑی نے سوچا۔ وہ شیر کے غرّانے کی آواز سُن رہی تھی۔ اچانک اسے ایک ترکیب سوجھی۔ وہ ہمّت کرکے بھٹ سے باہر آئی اور شیر کے پاس پہنچ کر بولی، "مہاراج! اس کچھوے

کی پیٹھ پر آپ کے دانتوں اور ناخنوں کا کچھ اثر نہیں ہوگا۔ اسے مارنے کی ایک ترکیب بتاؤں آپ کو؟"

شیر غرّا کر بولا، "ہاں، ہاں۔ ضرور بتاؤ۔"

"مہاراج، آپ اسے تالاب کے پانی میں چھوڑ دیں۔ پانی میں رہنے سے اس کی پیٹھ کا خول نرم ہو جائے گا۔ تب آپ اسے آسانی سے چبا سکیں گے۔"

یہ سُن کر شیر خوش ہو گیا۔ "ارے واہ! بی لومڑی، تو تو بڑی عقل مند ہے۔" کہہ کر وہ کچھوے کو منہ میں پکڑے ہوئے تالاب کی طرف بھاگا۔

کچھوے کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

تالاب کے پاس پہنچ کر شیر نے کچھوے کو دور پانی میں اُچھال دیا۔ کچھوے کو اور کیا چاہیے تھا، شیر نے خود اسے تالاب میں ڈال دیا تھا۔ وہ تیر کر بہت گہرائی میں ایک چٹان کے نیچے جا چھپا۔ اب شیر کچھوے کو پکڑ نہیں سکتا تھا۔

لومڑی نے جب دیکھا کہ اس کے دوست کی جان بچ گئی ہے تو وہ بھی دوُر جنگل میں بھاگ گئی۔

(سلیم شہزاد)

بھٹ - چھوٹا سا غار

ترکیب - طریقہ

مشق

❁ ایک جملے میں جواب لکھو:

ا۔ تالاب کہاں تھا؟

۲۔ کچھوا کس کے ساتھ رہتا تھا؟

۳۔ کچھوا اور لومڑی کس کے بارے میں باتیں کرتے تھے؟

۴۔ لومڑی نے چِلّا کر کیا کہا؟

۵۔ شیر نے کچھوے کو کہاں اُچھال دیا؟

❁ سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

ا۔ انھوں نے شیر کی .... سُنی۔

۲۔ اس نے .... کر چھلانگ لگائی۔

۳۔ یہ سارا تماشا لومڑی اپنے .... کے سوٗراخ سے دیکھ رہی تھی۔

۴۔ اسے مارنے کی ایک .... بتاؤں آپ کو؟

❁ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کرو:

رس کڑوا مفید مضبوط رونق

سرگرمی:

کچھوا، مچھلی، مینڈک، شیر اور لومڑی کی تصویریں حاصل کر کے اپنی بیاض میں چسپاں کرو۔

❁ اِن جملوں کو غور سے پڑھو:

دونوں دوست جنگل کے جانوروں، پھلوں، پھوٗلوں اور پرندوں کی باتیں کرتے۔

لومڑی چِلّائی، ”شیر آیا، شیر آیا!“

ہاں، ہاں۔ ضرور بتاؤ۔

ان جملوں میں کہیں کہیں نشان (،) لگایا گیا ہے۔ یہ نشان ایک سے زیادہ چیزوں کے بیچ میں اور ایک ہی لفظ یا جملے کی تکرار کے وقت لگاتے ہیں۔ پڑھتے ہوئے اس نشان پر کچھ دیر ٹھہرا جاتا ہے۔ اسے 'سکتہ' کہتے ہیں۔

- سبق میں سے ایسے ہی تین جملے تلاش کر کے لکھو جن کے بیچ میں سکتے کا نشان آیا ہے۔
- اِن جملوں کو غور سے پڑھو:

ہمیں آپس میں پیار محبّت سے رہنا چاہیے۔

سچّے دوست دُکھ درد میں ہمیشہ کام آتے ہیں۔

پڑھنے لکھنے کے ساتھ کھیل کوُد بھی ضرورٗی ہے۔

ان جملوں میں "**پیار محبّت، دُکھ درد، کھیل کوُد**" کے لفظ ایک جیسے معنی والے دو لفظوں کے ملنے سے بنتے ہیں۔ ایسے لفظ ہمیشہ ایک ساتھ بولے یا لکھے جاتے ہیں۔

دوٗسری مثالیں "**سوچ سمجھ، کھیل تماشا، کھانا دانہ، یار دوست**" ہیں۔ ان لفظوں سے جملے بناؤ۔

۱۱ ٹیلی فون سے موبائل تک

ٹیلی فون ہے تو ایک چھوٹا سا آلہ لیکن ہے بڑے کام کی چیز۔ اس کی مدد سے ہم دُور دُور کے لوگوں سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ لگ بھگ سو سال پہلے اسے انگلستان کے ایک سائنس داں گراہم بیل نے ایجاد کیا۔ اس ایجاد سے پہلے ایک مزے دار واقعہ ہوا تھا۔ گراہم بیل نے دیکھا کہ ایک لڑکا اپنے مکان کے پہلے منزلے پر کھڑکی میں کھڑا ہے۔ اس کے منہ سے ایک ڈبّا لگا ہوا ہے۔ ڈبّے کے پیندے سے لمبا دھاگا نکل کر نیچے کھڑے

ہوئے دُوسرے لڑکے کے ڈبّے سے جُڑا ہوا ہے۔ دُوسرے لڑکے نے اپنے ڈبّے کو کان سے لگا رکھا ہے۔ گراہم بیل نے دیکھا کہ اُوپر والا لڑکا کچھ بول رہا ہے اور نیچے والا لڑکا ڈبّا کان سے لگائے اس کی بات سُن رہا ہے۔ پھر نیچے کھڑے ہوئے لڑکے نے ڈبّے میں کچھ کہنا شرُوع کیا اور اُوپر والے لڑکے نے اپنا ڈبّا کان سے لگا کر اس کی بات سُنی۔

بات چیت کا یہ کھیل دیکھ کر گراہم بیل نے سوچا کہ کوئی ایسا آلہ بنانا چاہیے جس کے ذریعے دُور بیٹھے ہوئے لوگ آپس میں بات کر سکیں۔ اس نے بہت دنوں تک اس کام پر محنت کی۔ بجلی کے تاروں سے ڈبّوں کو جوڑ کر آخر ایک دن

اس نے وہ چیز بنالی جسے ٹیلی فون کہتے ہیں۔

اس ایجاد کے بہت سے فائدے ہیں۔ ہمارے بہت سے کام گھر بیٹھے ہی ٹیلی فون پر ہوجاتے ہیں۔اس کی وجہ سے وقت بچتا ہے۔ محلّے میں کہیں آگ لگ جائے، فائر بریگیڈ کوفون کردیجیے،فوراً حاضر ہوجائے گا۔گھر میں کوئی اچانک بیمار پڑ جائے،فون کرکے ڈاکٹر کو بلا لیجیے۔گھر کی بجلی فیل ہوجائے،فون کردیجیے، اُسے درست کرنے والا آجائے گا۔ایک شہر سے دوسرے شہر میں ٹیلی فون سے بات چیت کی جاسکتی ہے۔یہی نہیں، باہر کے ملکوں میں رہنے والے دوستوں اور رشتے داروں سے بھی ہم بات چیت کرسکتے ہیں۔ اس طرح ٹیلی فون سے ہر کام وقت پر ہوجاتا ہے۔

پچھلے پندرہ بیس برسوں میں ٹیلی فون میں بڑی ترقی ہوئی ہے۔اب ایسے فون آگئے ہیں جو تار سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے۔ انھیں موبائل فون کہا جاتا ہے۔ یہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ انھیں جیب میں رکھا جاسکتا

ہے۔ہم کہیں بھی جائیں، انھیں ساتھ لے جاسکتے ہیں۔موبائل فون میں کیمرا بھی ہوتا ہے۔اس سے ہم بات چیت کرنے والے کی صرف آواز ہی نہیں سنتے بلکہ اس کا چہرہ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ایک موبائل سے دؤسرے موبائل پر تصویریں بھیجی جاسکتی ہیں۔پہلے ایک دؤسرے کی خیریت معلوم کرنے کے لیے خط لکھے جاتے تھے۔اب موبائل فون کے ذریعے پیغام بھیجے جاتے ہیں اور فوراً جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔موبائل پر پیغام ریکارڈ بھی ہوتے ہیں جنھیں بعد میں بھی پڑھا یا سُنا جاسکتا ہے۔

موبائل فون نے اب ڈاکٹروں سے مشورہ کرنا بھی آسان بنا دیا ہے۔مریض اپنی بیماری کی رپورٹ موبائل سے ڈاکٹر کے موبائل پر روانہ کرتا ہے۔اس رپورٹ کو دیکھ کر ڈاکٹر بیماری کا پتہ لگاتا ہے اور مریض کو علاج کے بارے میں صلاح دیتا ہے۔اس طرح مریض اور ڈاکٹر دونوں کا وقت بچتا ہے۔

موبائل فون کے ذریعے ایسے اور بہت سے کام گھر بیٹھے ہوجاتے ہیں۔اس کے اتنے فائدوں کی وجہ سے اس کا استعمال بالکل عام ہوگیا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سڑکوں پر، بسوں اور ریل گاڑیوں میں لوگ موبائل کان سے لگائے باتیں کررہے ہیں۔ اکثر لوگ اس کے اتنے عادی ہوگئے ہیں کہ ہر وقت اسے اپنے پاس رکھتے ہیں۔کاروباری لوگ تو کئی کئی موبائل فون استعمال کرتے ہیں۔بے شک موبائل ہماری اہم ضرورت بن گیا ہے،لیکن ہمیں خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا استعمال صرف ضرؤری کاموں کے لیے کیا جائے۔

(بشیر احمد انصاری)

آلہ – مشین

ایجاد کرنا – نئی چیز بنانا

بجلی فیل ہوجانا – بجلی چلی جانا

فائر بریگیڈ – آگ بجھانے والا عملہ

صلاح دینا – مشورہ دینا

عادی ہونا – عادت بن جانا

مشق

❁ **ایک جملے میں جواب لکھو:**

۱۔ دُور دُور کے لوگوں سے ہم کس آلے کی مدد سے بات کر سکتے ہیں؟

۲۔ ٹیلی فون کس نے ایجاد کیا ہے؟

۳۔ ٹیلی فون کی بدلی ہوئی صورت کو آج کل کیا کہتے ہیں؟

❁ **مختصر جواب لکھو:**

۱۔ کس واقعے کو دیکھ کر گراہم بیل کو ٹیلی فون بنانے کا خیال آیا؟

۲۔ ٹیلی فون کے کیا فائدے ہیں؟

۳۔ موبائل فون میں کون سی سہولتیں ہوتی ہیں؟

❁ **سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:**

۱۔ ٹیلی فون ہے تو ایک چھوٹا سا ....۔ (ڈبّا، آلہ)

۲۔ لگ بھگ سو سال پہلے اسے .... کے ایک سائنس داں نے ایجاد کیا۔ (امریکہ، انگلستان)

۳۔ فون کر کے .... کو بلا لیجیے۔ (ڈاکٹر، حکیم)

۴۔ باہر کے .... میں رہنے والے دوستوں سے بھی بات چیت کر سکتے ہیں۔ (شہروں، ملکوں)

۵۔ اس میں .... بھی ہوتا ہے۔ (کیمرا، ٹارچ)

سرگرمی:

❁ راستوں پر موبائل فون پر لگاتار غیر ضروری بات کرنا کیسا ہے؟ اس عادت کے بارے میں اپنے دوستوں سے بات چیت کرو۔

❁ سبق میں موبائل فون کے کئی استعمال بتائے گئے ہیں۔ اپنے استاد یا گھر کے کسی بڑے سے معلوم کرو کہ اور کن کاموں کے لیے موبائل استعمال کرنا چاہیے۔